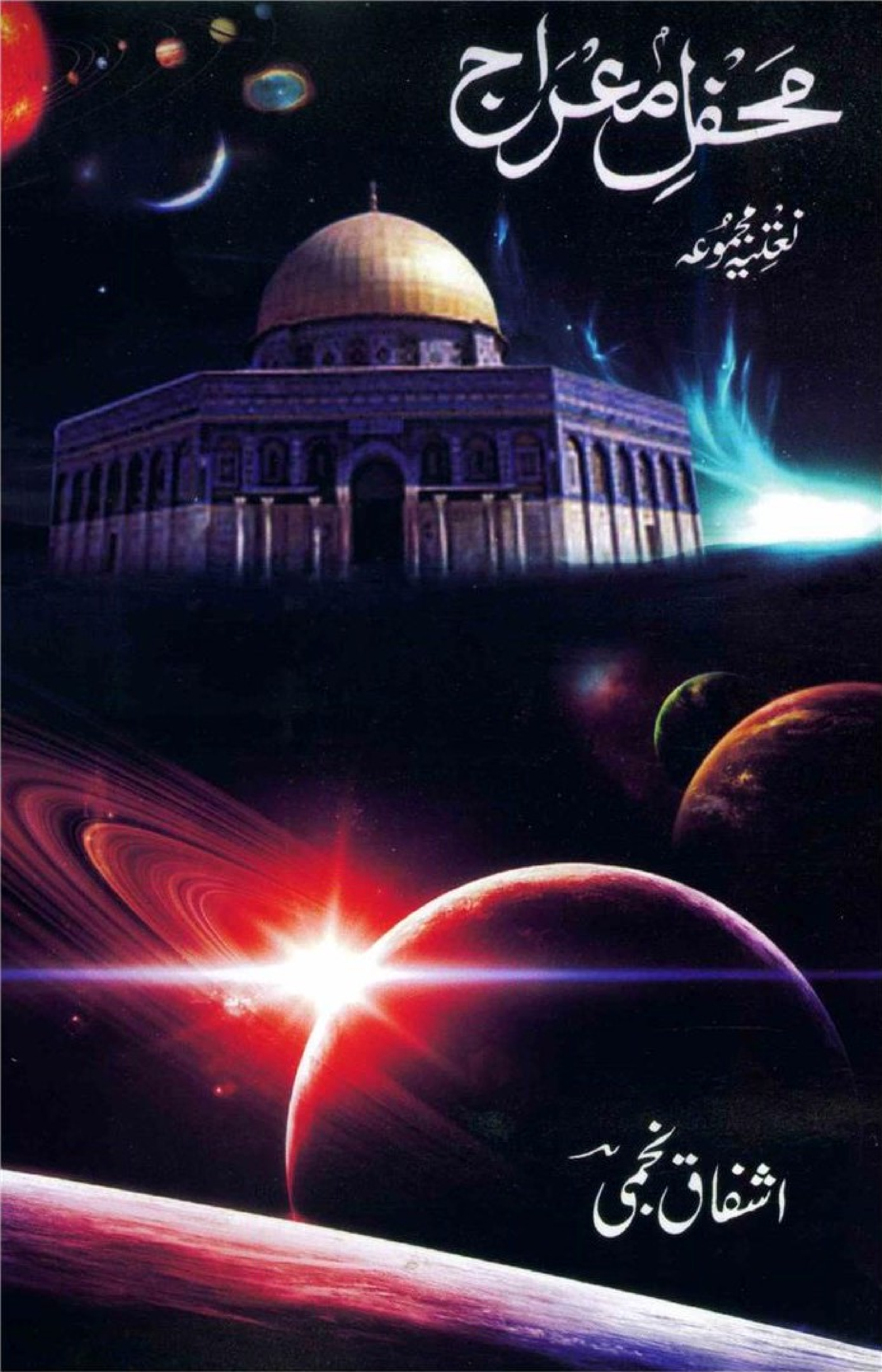

محفلِ معراج
نعتیہ مجموعہ
اشفاق نجمی



محترم اشفاق نجمی صاحب ایک ایسے علمی، ادبی اور مذہبی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں علمائے کرام اور شعرائے کرام کی بہت زیادہ آمدورفت رہی ہے۔ ظاہر ہے ایسے خوش گوار ماحول میں ان مہذب شخصیتوں کے آداب واطوار، تہذیبی اقدار، شیرینیٔ گفتار، فصاحتِ زبان وبیان، شوکتِ لفظی، کمالِ فکرو فن اور معیارِ شعروسخن سے ان کے دل ودماغ اور ذہانت و طبیعت کا متاثر ہونا لازمی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں شاعرانہ خوبیوں کے علاوہ عالمانہ نکات کی جھلکیاں بھی واضح طور پر نظر آتی ہیں۔

سفیرِ مملکتِ ادب
سید ثقلین حیدر کلکتہ
۱۲ر جولائی ۱۹۹۰ء

ترتیب کار : شبیب حیدری

محفلِ معراج

نعتیہ مجموعہ

اشفاق نجمی

SHABEEB COMPUTERS

Haidery Chowk, Husainabad, Kamptee Dist. Nagpur
State - Maharashtra (India)

شبیب کمپیوٹرس
حیدری چوک، حسین آباد، کامٹی

باراوّل	:	۲۰۰۹
ناشر	:	شبیب حیدری
سرورق	:	اکمال حسین
طابع	:	شارق پرنٹنگ پریس، کامٹی
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	۱۲۰ روپے

❖ کتاب ملنے کے پتے ❖

- ❖ شبیب کمپیوٹرس۔ حیدری چوک، حسین آباد، کامٹی
- ❖ صالحہ بک ڈپو۔ جامع مسجد مومن پورہ، ناگپور ۱۸
- ❖ سلمان بک ڈپو۔ حیدرآباد

عرضِ ناشر

میں نے اپنے طور پر محترم جناب اشفاق نجمیؔ صاحب کی نعتیہ شاعری کے نصف حصے کو زیرِ نظر کتاب محفلِ معراج میں یکجا کرنے کی کدو کاوش کی ہے۔ انشااللہ نصف حصہ کتاب محبوب کا سفر میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ گو کہ خرابیٔ صحت کی وجہ سے ایک عرصۂ دراز سے اشفاق نجمیؔ صاحب کا محفلوں میں آنا جانا چھوٹ گیا ہے۔ لیکن عزمِ فرزدقی لئے ہوئے ان کا قلمی سفر آج بھی منزل مداحئ محمدؐ وآلِ محمدؐ کی طرف جاری وساری ہے۔

ربِ دو جہاں مجھے توفیق دے کہ ان کی ایمان افروز شاعری پر زیادہ سے زیادہ کام کرسکوں۔ آمین

اربابِ کرم کی دعاؤں کا طالب

شبیب حیدری

یہ کتاب

فخرِ قوم الحاج انور علی صاحب پردھان رائے پوری

اور

نقیبِ ملت الحاج گوہر علی صاحب رائے پوری کے

مالی تعاون سے شائع ہوئی۔

انتساب

شاعرِ آلِ محمدؐ

مرحوم اولاد حسین اطہؔر صاحب

کے نام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ
اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

محفلِ معراج

فرشِ گیتی کا سرِ آب بچھایا کس نے
آسمانوں کو ستاروں سے سجایا کس نے
کون ہے قادرِ مطلق یہ ذرا سوچو تو
یعنی بِن ہاتھ کے دنیا کو بنایا کس نے

خود اپنی ذاتِ مقدس کی اک سند ہے تو
کلامِ پاک کے سوروں میں بھی صمد ہے تو
پلٹ کے آ گئے قوسین سے محمدؐ بھی
نہ چھو سکا کوئی تیری حدیں احد ہے تو

مثال کس سے تری دوں کہ بے مثال ہے تو
کہ لاشریک بھی ہو کر شریکِ حال ہے تو
ثناء کے واسطے الفاظ ہی نہیں ملتے
زبان کانپ رہی ہے کہ ذوالجلال ہے تو

بہت حقیر ہوں تھوڑی سی شان دے یارب
شعورِ علم شعورِ بیان دے یارب
میں تیری حمد کروں اک زبان سے کیوں کر
مرے دہن کو ہزاروں زبان دے یارب

کمالِ عشق دے دامن کو چاک کیسے کروں
دلِ حزیں کی صدا پر تپاک کیسے کروں
مری زبان کو کوثر سے پاک کر دے کریم
نجس زباں سے تری حمد پاک کیسے کروں

میں تہی دست ہوں سرمایۂ رحمت دیدے
خلد اک ہاتھ میں اک ہاتھ میں جنت دیدے
میرے مالک مرے اعمال کی فہرست نہ دیکھ
دولتِ دین محمدؐ کی بدولت دیدے

آنکھیں بخشی ہیں تو پھر خوابِ مدینہ دیدے
جلوۂ عارضِ مہتابِ مدینہ دیدے
ربِ کعبہ ترے الطاف وکرم کے صدقے
میرے سجدوں کو بھی محرابِ مدینہ دیدے

صدقۂ عظمتِ سلطانِ مدینہ دیدے
جگمگاتا ہوا لفظوں کا نگینہ دیدے
واسطہ تیری کریمی کا تجھے ربِ کریم
حمد کہنے کا مجھے خاص قرینہ دیدے

کب میں کہتا ہوں کہ دنیا کا خزینہ رکھدے
بس تراشا ہوا رحمت کا نگینہ رکھدے
دوریاں گنبدِ خضریٰ کی سہی جاتی نہیں
میرے مالک مری آنکھوں میں مدینہ رکھدے

جائیں گے اور آمنہ بی بی کے دلبر جائیں گے
پاؤں رکھ کر چاند تاروں کے سروں پر جائیں گے
محفلِ معراج میں ذاتِ خدا ہے منتظر
محفلِ معراج میں میرے پیمبرؐ جائیں گے

آیا براق فرش سے تا بہ فلک گئے
چہرے پہ لیکے نورِ وفا کی چمک گئے
محبوب کو حبیبؐ کی ہے ہر ادا پسند
نعلین پہنے عرش کی منزل تلک گئے

چشمِ تصورات سے پھر آج دیکھ لو
رحمت کا فرقِ پاک پہ ہے تاج دیکھ لو
وہ سوئے عرش لے چلا اڑتا ہوا براق
معراج پر رسولؐ کی معراج دیکھ لو

لو فاصلے زمین و زماں کے سمٹ گئے
سارے ہی درمیاں سے حجابات ہٹ گئے
پہونچے جو آسمانِ چہارم پہ مصطفیٰؐ
تسلیم کر کے حضرتِ عیسیٰؑ لپٹ گئے

عقیدت کے لال و گہر رکھدئے ہیں
چمکتی ہوئی رہ گزر رکھدئے ہیں
محمدؐ کی معراج کیا دیکھتے ہو
ستارے بھی قدموں پہ سر رکھدئے ہیں

لپکے ہونٹوں پہ نبوت کی ہنسی بیٹھے ہیں
ملنے والا ہے جو اعزازِ خوشی بیٹھے ہیں
لوگ سمجھے تھے کہ وہ جائے خدا ہے لیکن
قابَ قوسین کی کرسی پہ نبیؐ بیٹھے ہیں

چھیڑ واعظ ذکرِ شاہِ انبیاء ایثار سے
وجد آتا ہے ہمیں معراج کی گفتار سے
اسقدر سرعت سے پہونچے تھے پیمبر عرش پر
وقت پیچھے رہ گیا تھا آپؐ کی رفتار سے

جب گئے تھے مصطفیٰ صلِ علیٰ معراج میں
ہر طرف تھی بارشِ نور و ضیاء معراج میں
داستانِ قرب محمود و محمدؐ کیا لکھوں
دو کمانوں سے بھی کم تھا فاصلہ معراج میں

خلق و رحمت کے نبیؐ غم کے مسیحا تیری
دین میں ڈوبی ہوئی دیکھی ہے دنیا تیری
تیرے سجدوں سے ہوئی دونوں کو معراج نصیب
کعبۂ نور ترا مسجد اقصیٰ تیری

ہے یقیں صورتِ انسان وہاں بولیگا
صخرۂ صمّا کا ایمان وہاں بولیگا
شک کریگی جہاں معراجِ نبیؐ میں دنیا
پوری آواز سے قرآن وہاں بولیگا

چلو کہ مکے مدینے میں ہم تلاش کریں
ہزار جاں سے خدا کی قسم تلاش کریں
رسولِ اُمیؐ کو آتا تھا لکھنا پڑھنا بھی
رسولِ اُمیؐ کے لوح و قلم تلاش کریں

کاتبِ بخت کی تحریر پڑھا کرتے ہیں
نامۂ ذلت و توقیر پڑھا کرتے ہیں
جن کو کہتے ہیں جہاں والے رسولِ اُمیؐ
وہ تو ہر شخص کی تقدیر پڑھا کرتے ہیں

واللہ والقلم کے اشارے سمیٹ کر
بکھرے ہوئے شفق کے نظارے سمیٹ کر
یہ آسماں کچھ اور سہانا دکھائی دے
لکھ دو نبیؐ کا نام ستارے سمیٹ کر

کتابِ دل میں بصد احترام لکھا ہے
کہیں درود کہیں پر سلام لکھا ہے
مرے قلم کی فرشتوں سے پوچھیئے عظمت
مرے قلم نے محمدؐ کا نام لکھا ہے

احمدؐ لکھوں سراجؐ لکھوں مصطفیٰؐ لکھوں
محبوبِ انبیاء کہ حبیبِ خدا لکھوں
اے شہرِ علم علم کی خیرات دے مجھے
ملتے نہیں ہیں لفظ تری نعت کیا لکھوں

اپنی الگ زمانے سے پہچان چاہیئے
لفظوں کے رکھ رکھاؤ کا عرفان چاہیئے
جبریلؑ آ بھی جائیے سِدرہ کو چھوڑ کر
نعتِ رسولؐ کہنے کا عنوان چاہیئے

بصیرت کی تجلی میں دیارِ مصطفیٰ نجمیؔ
کہ جیسا دیکھنے کا ہے قرینہ کس نے دیکھا ہے
سمجھ میں آ نہیں سکتی کبھی عظمت مدینے کی
محمدؐ کی نگاہوں سے مدینہ کس نے دیکھا ہے

مدینہ مرکزِ انوارِ دو جہاں بھی ہے
مدینہ چاند بھی سورج بھی کہکشاں بھی ہے
مدینہ صرف مدینہ نہیں خدا کی قسم
مدینہ خلد بھی فردوس بھی جناں بھی ہے

نجات کا کوئی زینہ تلاش کرتی ہے
سمندروں میں سفینہ تلاش کرتی ہے
مری نگاہ پہ الزام اور بھٹکنے کا
مری نگاہ مدینہ تلاش کرتی ہے

نگاہِ حق میں نگینہ بنا کے چھوڑیگی
کہ بحرِ غم میں سفینہ بنا کے چھوڑیگی
رسولؐ پاک کی الفت پہ ہے یقیں مجھ کو
یہ میرے دل کو مدینہ بنا کے چھوڑیگی

نور مکے میں جلوہ مدینے میں ہے
پھول مکے میں بادہ مدینے میں ہے
ان کی زلفوں کا بادل بھی کیا چیز ہے
اٹھا مکے میں برسا مدینے میں ہے

میرِ کوثر بھی تم میرِ زم زم بھی تم
سب کے ہونٹوں پہ چرچا مدینے میں ہے
کچھ نواسوں کی جھوٹی عطا ہو نبیؐ
کوئی مدت سے پیاسا مدینے میں ہے

نورِ وحدت کا جلوہ مدینے میں ہے
یعنی کعبے کا کعبہ مدینے میں ہے
اس لئے ہے مدینے کی عظمت سوا
تاجدارِ مدینہ مدینے میں ہے

فلسفہ کیا عقیدت کا سمجھاؤں میں
کیا ہے بھارت میں اور کیا مدینے میں ہے
میں تو پڑھتا ہوں اجمیر کے عرس میں
اور نعتوں کا شہرہ مدینے میں ہے

یہ روز و شب کا جامِ اشک پینا کتنا مشکل ہے
کہ جب فاقوں پہ فاقے ہوں تو جینا کتنا مشکل ہے
نہ زادِ راہ دامن میں نہ اسبابِ سفر آقاؐ
پہونچنا ہم غریبوں کا مدینہ کتنا مشکل ہے

جن کا دنیا پہ کرم ہے وہ سخی رہتے ہیں
بن کے ایمان شہنشاہِ ولی رہتے ہیں
کہئیے اس دل کی عمارت کو مدینہ کہئیے
یعنی جس دل کی عمارت میں نبیؐ رہتے ہیں

مشکل تھی جو بھی عشق کی راہوں میں کٹ گئی
دوزخ کی آگ آگے بڑھی اور سمٹ گئی
جنّت کی باتیں کرتے ہو تم اب بھی واعظو
جنّت تو مصطفیٰؐ کے غلاموں میں بٹ گئی

رحمتوں کی چاہت میں رحمتیں نہیں ملتیں
سلسبیل و کوثر سی نعمتیں نہیں ملتیں
دوستو محمدؐ کا عشق بھی ضروری ہے
کثرتِ عبادت سے جنّتیں نہیں ملتیں

عشقِ نبیؐ میں اپنی زباں کھولنے لگے
کانوں میں نعتِ پاک کے رس گھولنے لگے
سرکارِ دوجہاں کے قدم چوم چوم کر
پتھر بھی آدمی کی طرح بولنے لگے

بساطِ ارض پہ اپنا نشان رکھتے ہیں
مقامِ حمدِ الٰہی میں شان رکھتے ہیں
ذرا نبیؐ کی ہتھیلی تلک تو آنے دو
یہ سنگریزے بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

ہر ایک سمت سے نورِ الٰہ لگتے ہیں
نظر ٹھہرتی نہیں مہر و ماہ لگتے ہیں
عجیب شان ہے میرے رسولِ اکرمؐ کی
بغیر تاج کے بھی بادشاہ لگتے ہیں

وہ بادشاہِ لطافت ہیں ان کی شان نہ پوچھ
عقیدتوں کے مہکتے کنول میں رہتے ہیں
انھیں نہ ڈھونڈھ یہ دنیا کے شیش محلومیں
مرے رسولؐ دلوں کے محل میں رہتے ہیں

کب زمانے کے گھٹانے سے گھٹا ہے سورج
چاند تاروں کی تجلی سے سوا ہے سورج
مصطفیٰ کے رخِ انور کے مقابل لیکن
ٹمٹماتا ہوا ننھا سا دیا ہے سورج

میرے سرکار کی تابندہ ادا ہے سورج
کیوں کسی اور کی نظروں میں خدا ہے سورج
صبح سے شام تلک دیتا ہے پیغامِ نماز
دوستو نورِ محمدؐ سے بنا ہے سورج

یہ امتحانِ محبت دیا ہے سورج نے
بلند نام جہاں میں کیا ہے سورج نے
بتا رہا ہے یہ مغرب سے لوٹنا اس کا
نبیؐ کے نام کا پیالا پیا ہے سورج نے

کسی کے رخ کو پلٹ دیں کسی کو شق کر دیں
کہ معجزوں پہ ہمیشہ شباب رہتا ہے
تصرفاتِ محمدؐ میں رات دن نجمی
کہیں پہ چاند کہیں آفتاب رہتا ہے

کون تھا دیکھ کے جو واقعہ حیران نہ تھا
پھر بھی اس ذاتِ مقدس پہ تو ایمان نہ تھا
معجزے دوہرے دکھائے تھے مرے آقاؐ نے
چاند کو توڑ کے پھر جوڑنا آسان نہ تھا

مجتمع یوں کیا ذہنوں کو بکھرنے نہ دیا
تابِ دیدار دی نظروں کو بکھرنے نہ دیا
عدلِ اعجاز محمدؐ کے تصدق نجمیؔ
ٹوٹتے چاند کے ذروں کو بکھرنے نہ دیا

زمانے کو حق کی طرف موڑتے ہیں
نگاہوں میں اک معجزہ چھوڑتے ہیں
محمدؐ اشارے سے مہتاب کو بھی
کبھی توڑتے ہیں کبھی جوڑتے ہیں

آنکھوں سے اپنی دیکھ کے عرفان چاند کا
لو آج معترف ہوا انسان چاند کا
شق ہو کے اک اشارے پہ احمدؐ کے واسطے
تکمیل کو پہنچ گیا ایمان چاند کا

کثرتِ مال سے دولت سے خریدا نہ گیا
ہاشمی چاند تھا ظلمت سے خریدا نہ گیا
حسنِ یوسفؑ کی قسم حسنِ محمدؐ یارو
پوری دنیا کی حکومت سے خریدا نہ گیا

موت کے بعد بھی بے شک وہ جیۓ جاتا ہے
اہلِ باطل کے لبوں کو وہ سیۓ جاتا ہے
خود بخود گنبد خضریٰ نہیں روشن نجمیؔ
چاند چھپ کر بھی اجلا ہی کیۓ جاتا ہے

عشق میں تسکین کی خاطر بنایا رکھ لیا
خلوتوں میں ناز ہر رخ سے اٹھایا رکھ لیا
کیا زمیں پر ڈھونڈتے ہو سایۂ جسمِ رسولؐ
آسماں والے نے اپنے پاس سایا رکھ لیا

پایہ کسی نبیؐ نے نہ پایا رسولؐ کا
قدرت نے امتیاز دکھایا رسولؐ کا
کیسا تھا جسمِ نور کہ ترسٹھ برس تلک
ہر آنکھ ڈھونڈھتی رہی سایا رسولؐ کا

لاکھ دنیا نے تجسس کو بڑھایا نہ ملا
اپنا دعویٰ بھی کئی بار سنایا نہ ملا
ڈھونڈتے ڈھونڈتے بجھ بجھ گئے آنکھوں کے چراغ
جسمِ پرنور کا ہلکا سا بھی سایا نہ ملا

نامِ اِلٰہ لکھا تھا جن کی زبان پر
رہتے تھے جو زمیں کی طرح آسمان پر
سورج کی اِن شعاعوں سے جل جاتی کائنات
سایہ اگر نبیؐ کا نہ ہوتا جہان پر

محبتوں کا وہی امتحان دیتے ہیں
احد کی طرح محمدؐ پہ جان دیتے ہیں
پہونچ کے مسجدِ نبوی میں ایسا لگتا ہے
بلالؓ آج بھی جیسے اذان دیتے ہیں

چشمِ حق میں صاحبِ کردار ہونا چاہئے
غفلتوں سے چونک کر بیدار ہونا چاہئے
ہر منارے سے صدا دیتی ہے یہ روحِ بلالؓ
کلمہ گو کو مسجدوں سے پیار ہونا چاہئے

درود بھیج کے اس رنگِ خوش خصال میں دے
سمیٹتے ہوئے ماضی کا کیف حال میں دے
تری اذان کا لہجہ تو خوب ہے لیکن
اذانِ صبح کبھی لہجۂ بلالؓ میں دے

بن کے آئے ہیں درِ شہ پہ سوالی دیدو
مسجدِ حق کی قسم رتبۂ عالی دیدو
شورِ تکبیر سے دنیا کو جگانا ہے انھیں
ہر موذّن کو نبیؐ شانِ بلالیؓ دیدو

دہریت کے سارے کاشانوں میں تالے پڑ گئے
جھوٹے معبودوں کے ایوانوں میں تالے پڑ گئے
بت پرستی مٹ گئی ارضِ عرب سے دوستو
کیا محمدؐ آئے بتخانوں میں تالے پڑ گئے

جینے کی حسرتیں تھیں مگر لالے پڑ گئے
آنکھوں میں بھی گھروں کی طرح جالے پڑ گئے
میرا رسولؐ اب بھی ہے اپنی جگہ رسولؐ
توہین کرنے والوں کے منہ کالے پڑ گئے

گلوں کی شکل میں تحریکِ کردگار آئی
کہیں پہ بارشِ رحمت کہیں پھوار آئی
زمین بھر گئی نبیوں سے اور رسولوں سے
ترے پسینے کے قطروں سے کیا بہار آئی

کوئی محبوبِ ربانی نہیں ہے
نبیؐ کا اس لئے ثانی نہیں ہے
یہاں چلتا ہے قانونِ مشیت
نبوت ہے یہ سلطانی نہیں ہے

جس پر رسولؐ پاک کا فیضان ہوگیا
اک پل میں وہ نصیب کا سلطان ہوگیا
دولت عمل کی اور زرِ ایماں سمیٹ کر
بوذرؓ کوئی بنا کوئی سلمانؓ ہوگیا

ارشادِ مصطفٰیؐ مرا ایمان ہوگیا
میری حیات و موت کا عنوان ہوگیا
اللہ رے زبانِ محمدؐ کا یہ اثر
جو کچھ کہا زباں سے وہ قرآن ہوگیا

پیکرِ خاک کو انسان بنا دیتی ہے
پھر اسے صاحبِ ایمان بنا دیتی ہے
ننھے بچوں کو بھی اک چشمِ عنایت تیری
یا نبیؐ حافظِ قرآن بنا دیتی ہے

نگہہِ خلق میں ذیشان بنا دیتی ہے
کیا سے کیا میں ترے قربان بنا دیتی ہے
تیری چوکھٹ تو وہ چوکھٹ ہے مدینے والے
اک بھکاری کو بھی سلطان بنا دیتی ہے

صلہ خلوص کا وہ لاجواب دیتے ہیں
ہر ایک خیر عمل کا ثواب دیتے ہیں
جو بھیجے جاتے ہیں آقا پہ درمیانِ نماز
تو ان سلاموں کا آقا جواب دیتے ہیں

کبھی چراغ کبھی ماہتاب دیتے ہیں
اندھیرے گھر کے لئے آفتاب دیتے ہیں
اگر دعا میں سلیقہ دعا کا شامل ہو
تو رب سے مانگو رسالت مآبؐ دیتے ہیں

گردِ پیغمبرؐ عالم کے اندھیرا نہ ملا
کس گھڑی آیۂ تطہیر کا پہرا نہ ملا
جامۂ جسم پہ پیوند نظر آئے مگر
ایک بھی دامنِ کردار پہ دھبہ نہ ملا

وہ راستی پہ نہیں تھے تو راستہ نہ ملا
سجے تھے نام لبوں پر مگر پتہ نہ ملا
درِ حبیبؐ سے منہ پھیر کر جو گزرے تھے
خدا کے گھر سے بھی ان کو کبھی خدا نہ ملا

انھیں کے فیض سے عز و وقار ملتا ہے
عبادتوں کا شعور و شعار ملتا ہے
نبیؐ سے پہلے خدا تک پہونچ نہیں سکتے
نبیؐ کے بعد ہی پروردگار ملتا ہے

محروم نہ لوٹا کوئی دربارِ نبیؐ سے
ہر شئے کو تجلی ملی انوارِ نبیؐ سے
عرفان کی نظروں سے کبھی دیکھئے نجمیؔ
دیدارِ خدا ہوتا ہے دیدارِ نبیؐ سے

اسلام کے چمن کی شگفتہ بہار ہے
قرآں کا لفظ لفظ نبیؐ کا سنگھار ہے
ہر سانس وقف کردو تلاوت کے واسطے
یہ آخری صحیفۂ پروردگار ہے

ہر رازِ خفی رازِ جلی کھول رہے ہیں
الفاظ و معانی کے گہر رول رہے ہیں
قرآن کے سوروں کو سناتے ہیں محمدؐ
یا لہجۂ خالق میں نبیؐ بول رہے ہیں

لہجۂ خالق تو قدرت کی زباں دیکھا کئے
اپنی آنکھوں میں لئے نورِ فشاں دیکھا کئے
آسمانوں سے اتر کر جانبِ قلبِ رسولؐ
آیتوں پر آیتوں کا کارواں دیکھا کئے

پڑھ کے الحمد کے سورے کو دعا دیدینا
پھر سے بیمار کو جینے کی ادا دیدینا
جس پہ ہوتا نہ ہو دنیا کی دواؤں کا اثر
اس کو قرآن کی تھوڑی سی ہوا دیدینا

پوچھو خدائے پاک سے عظمت رسولؐ کی
شانِ رسولؐ اور فضیلت رسولؐ کی
کرتے ہیں سب تلاوتیں قرآن کی مگر
قرآن کر رہا ہے تلاوت رسولؐ کی

اللہ کا کرم ہے عنایت رسولؐ کی
دورانِ خون میں ہے محبت رسولؐ کی
دونوں پہ اپنی جان چھڑکتے ہیں اہلِ دل
صورت رسولؐ کی ہو کہ سیرت رسولؐ کی

ارض مکہ پر خدا کی شان والا آگیا
کافروں کے درمیاں ایمان والا آگیا
ہوگئیں منسوخ سب توریت وانجیل وزبور
لیکے جب قرآن کو قرآن والا آگیا

ہزار جان سے انسان جان دیتا ہے
ادا ادا پہ مسلمان جان دیتا ہے
رہے خموش تو انجیل چومتی ہے دہن
وہ لب کشا ہو تو قرآن جان دیتا ہے

پڑھنے لگی زبان قصیدہ رسولؐ کا
آنکھوں میں یوں سما گیا جلوہ رسولؐ کا
پھر چودھویں کے چاند کو دیکھا نہ آج تک
دیکھا تھا ایک رات جو چہرہ رسولؐ کا

ہم کیا بتائیں دوستو رتبہ رسولؐ کا
ہے عرش کی جبیں پہ کفِ پا رسولؐ کا
کوئی پڑھے پڑھے نہ پڑھے نعتِ مصطفیٰؐ
قرآن پڑھ رہا ہے قصیدہ رسولؐ کا

فضائے نور میں خالق کی شان پڑھتے ہیں
پلک جھپکتے نہیں بے تکان پڑھتے ہیں
رسولِ پاک کے چہرے کو دیکھ کر نجمیؔ
ہم ایک سانس میں پورا قرآن پڑھتے ہیں

لیلو سیرت کے نمونے وہ عطا کرتے ہیں
یعنی ہر بات میں جو شکرِ خدا کرتے ہیں
ہو کے سلطانِ دو عالم بھی نمازیں اپنی
اک چٹائی کے مصلّے پہ ادا کرتے ہیں

رہِ مہیب میں ایثارِ زندگی لے کر
یقیں کی دھوپ بصیرت کی چاندنی لے کر
بشر کو منزلِ معراج آدمی مل جائے
اگرچہ ساتھ چلے سیرۃ النبیؐ لے کر

دمساز مفلسوں کے غریبوں کے مہرباں
پتھر شکم پہ باندھ کے امّت کے درمیاں
چہرے پہ اپنے شانِ کریمی لئے ہوئے
تقسیم کر رہے ہیں وہ غلّے کی بوریاں

وہ نکہتِ گل بادِ صبا یاد رہیگی
فردوسِ مدینہ کی فضا یاد رہیگی
چہرے پہ تروتازگی اور پیٹ پہ پتھر
سرتاجِ رسالتؐ کی ادا یاد رہیگی

حدِ شوق سے ہے گزر جانے والی
پسِ آئینہ بھی سنور جانے والی
محمدؐ کی جانب نظر کرنے والے
یہ صورت ہے دل میں اتر جانے والی

رموزِ دل کو تجھ پر کھولتیں ہیں
تری مدحت کے موتی رولتیں ہیں
ترے دربار میں اے کملی والے
زباں تو چپ ہے آنکھیں بولتیں ہیں

سرِ محشر شفاعت بولتی ہے
سروں پہ چھا کے رحمت بولتی ہے
نبیؐ کا نام لے کر آ بھی جاؤ
نبیؐ والوں سے جنت بولتی ہے

جانِ رحمت کی قسم پیکرِ ایثار رہیں ہم
دین پر وقت جو پڑ جائے تو تلوار رہیں ہم
فرق آیا نہ ذرا حقِ غلامی میں کبھی
چودہ صدیوں سے محمدؐ کے وفادار رہیں ہم

سج کے تلوار سنورنا بھی ہمیں آتا ہے
خوں کے دریا سے گزرنا بھی ہمیں آتا ہے
نامِ اسلامِ محمدؐ پہ محمدؐ کی قسم
صرف جینا نہیں مرنا بھی ہمیں آتا ہے

عشق کی راہ میں اشکوں کی ضیا کرتا جا
دل کے آئینے پہ ایماں کی جلا کرتا جا
تجھ کو جنت بھی خدا دیگا مئے کوثر بھی
شرط اتنی ہے محمدؐ سے وفا کرتا جا

کوئی اثاثۂ ایماں نہ لوٹنے پائے
بنا بنایا مقدر نہ چھوٹنے پائے
جو چھوٹتا ہے تو چھٹ جائے دامنِ دنیا
مگر رسولؐ کا دامن نہ چھوٹنے پائے

شیشہ بھی چمکتا ہے ساغر بھی چمکتا ہے
رندوں کے مقدر کا اختر بھی چمکتا ہے
میخانۂ احمدؐ کی ہر چیز ہے نورانی
زم زم بھی چمکتا ہے کوثر بھی چمکتا ہے

گلشنوں میں نہ گلوں میں نہ کلی میں ڈھونڈھو
کوچۂ پاکِ شہنشاہِ ولی میں ڈھونڈھو
جس میں ملتے ہیں مئے کوثر و تسنیم کے جام
ایسا میخانہ محمدؐ کی گلی میں ڈھونڈو

خلق کی شان اعادت کی بلندی دیکھو
ظلم کی گود کے پالوں کو دعا دیتے ہیں
یہ ہے کردارِ محمدؐ کہ سرہانے آکر
اوجھڑی پھینکنے والوں کو دعا دیتے ہیں

یہ بات پوچھئے تاریخ کی نگاہوں سے
کہ ان کے بس میں نہیں ہے اسے بھلا دینا
جو بڑھ کے مارے تھے پتھر انھیں کے ہاتھوں میں
مرے رسولؐ کا گلدستۂ دعا دینا

کب ایسے خلق کے پیکر جہاں میں ملتے ہیں
کہ جنکے زخمِ جگر شکرِ حق سے سلتے ہیں
تبسمِ لبِ احمدؐ پہ اک نظر یارو
ستم کی دھوپ میں یوں بھی گلاب کھلتے ہیں

فکرِ محدود میں کس طرح سخنور باندھے
وسعتِ واقعۂ ذاتِ پیمبرؐ باندھے
وہ کسی سے نہ کیا بھوک کی شدت کا گلہ
مسکراتا ہی رہا پیٹ پہ پتھر باندھے

جدِ مرسلؐ کے خیالوں کی حمایت کی ہے
ابرہہ کے لئے تدبیر ہلاکت کی ہے
اس لئے سر پہ بٹھاتا ہوں ابابیلوں کو
ان پرندوں نے بھی کعبے کی حفاظت کی ہے

قلبِ تاریخ میں آغاز سے انجام تلک
لشکرِ فیل کی تفصیل ابھی باقی ہے
ابرہہ اب کوئی آئیگا نہ کعبے کی طرف
خوفِ پرواز ابابیل ابھی باقی ہے

تھی بظاہر تو وہ کمزور سی مکڑی لیکن
دامنِ عشق نبیؐ ہاتھ سے چھوڑا نہ گیا
کتنا مضبوط تھا وہ غار کا جالا مت پوچھ
ایک دو تار بھی جبریلؑ سے توڑا نہ گیا

نبیؐ کرتے ہیں کب آغازِ ہجرت جان لیتے ہیں
دل اعدا میں ہے کتنی عداوت جان لیتے ہیں
عقیدت کا یہ عالم مکڑیوں کے جیسے کیڑے بھی
کہاں پڑتی ہے جالوں کی ضرورت جان لیتے ہیں

دنیا کے ہر بشر کی نظر آسماں پہ ہے
اس رحمتِ تمام کا گھر آسماں پہ ہے
شاہوں کے خاندان زمیں بوس ہو گئے
ہاشمؑ کا خاندان مگر آسماں پہ ہے

نگاہِ معتبر میں ایک شخصِ معتبر آیا
جو اپنی گود میں سورج کو لیلے وہ قمر آیا
رسولِؐ آخری کی پرورش کا بار اٹھانے کو
خدا کو پورے مکے میں ابو طالبؑ نظر آیا

ملکۂ خانۂ پیغمبرِ ذیشاں کہیئے
شاہدِ کارِ نبیؐ شاہدِ قرآں کہیئے
اس سے بڑھ کر بھی کوئی اور شرف کیا ہوگا
وہ خدیجہؑ کہ جنھیں فاطمہؑ کی ماں کہیئے

کس کس کو مال و زر کا عطیہ نہیں ملا
غربت زدہ لبوں پہ بھی شکوہ نہیں ملا
کام آ گئیں خدیجۂ کبریٰ کی دولتیں
کوئی نبیؐ کے شہر میں بھوکا نہیں ملا

کوئی بھی باپ بن کے تماشہ نہیں اٹھا
دل میں لئے ذلیل ارادہ نہیں اٹھا
اسلام نے بدل دیے رسموں کے زاویے
پھر زندہ لڑکیوں کا جنازہ نہیں اٹھا

نجمیؔ غم و الم کے نظاروں کو دیکھ کر
آلودہ خاک وخوں میں بہاروں کو دیکھ کر
آنکھیں چھلک گئیں خلقِ عظیم کی
کچھ زندہ لڑکیوں کے مزاروں کو دیکھ کر

ہے کیا اوقات ان اونچے گھروں کی اور گھرانوں کی
انھیں تسلیم کرتی ہے بلندی آسمانوں کی
محمد مصطفیٰ کے باب میں پاسِ ادب رکھنا
زبانیں کھینچ لی جاتی ہیں ورنہ بد زبانوں کی

اس کو تلوار اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں
موسویؒ ہو کہ حسینیؒ کا قلم کافی ہے
قتل کرنے کیلئے رشدیٔ شیطاں تجھ کو
ایک بوڑھے سے خمینیؒ کا قلم کافی ہے

نورِ دل کی ضیائیں دیتا ہوں
باوفا ہوں وفائیں دیتا ہوں
میرے سینے میں ہے ولائے نبیؐ
اپنی ماں کو دعائیں دیتا ہوں

بیتِ آغوش بھی فردوس نما گھر نکلا
چھاتیوں سے کبھی زم زم کبھی کوثر نکلا
زندگی بیت گئی حق نہ ادا ہو پایا
ماں کے اک دودھ کا قطرہ بھی سمندر نکلا

ترک اس شان سے جنت کی سکونت کی تھی
ذاتِ جبریلؑ سے شکوہ نہ شکایت کی تھی
ایک دن آئیں گے مکے میں حبیبؐ داور
سنگِ اسود نے اسی شوق میں ہجرت کی تھی

غیر بھی کہتے ہیں اپنا سا نظر آتا ہے
اتنا گہرا ہے کہ دریا سا نظر آتا ہے
دل سے مجبور ہیں ہم کیوں نہ کریں اس کا طواف
کالی کملی میں جو کعبہ سا نظر آتا ہے

نبیؐ کے عشق میں جب بے قرار ہوتی ہے
ادب سے رف رفِ دل پر سوار ہوتی ہے
جسے بھی ہوتا ہے معراجِ مصطفیٰ سے لگاؤ
نظر اسی کی ستاروں کے پار ہوتی ہے

اگر رسولؐ کی الفت سے کوئی پھر جائے
تو اس کے دل کی زمیں خار خار ہوتی ہے
جو زندگی کبھی پھولوں سے خوبصورت تھی
وہی ببولوں کی آئینہ دار ہوتی ہے

تیری بخشی ہوئی ہر جنسِ گراں باقی ہے
وہ اقامت وہ نمازیں وہ اذاں باقی ہے
لوٹ کر آ اے شبِ ہجرت کے مسافر آجا
دل کے مکے میں ترا اب بھی مکاں باقی ہے

بہا کے اشک تمنا تلاش کرتی ہے
چڑھا ہے خون کا دریا تلاش کرتی ہے
زمین لاشۂ انساں سے پٹ گئی نجمیؔ
کہ پھر رسولؐ کو دنیا تلاش کرتی ہے

ہر مدعا ملے گا محمدؐ کے شہر میں
صلِ علیٰ ملے گا محمدؐ کے شہر میں
در در بھٹکنے والو خدا کی تلاش میں
تم کو خدا ملے گا محمدؐ کے شہر میں

سانسوں کا یہ نظام محمدؐ کے شہر میں
ٹوٹے با اہتمام محمدؐ کے شہر میں
صبحِ ازل سے اپنی تمنا ہے دوستو
ہو زندگی کی شام محمدؐ کے شہر میں

بڑھ کے جب ہو گئیں تحویلِ مدینہ آنکھیں
جل اٹھیں صورتِ قندیلِ مدینہ آنکھیں
اڑتی پھرتی ہیں سرِ شام سرِ غارِ حرا
ہو بہو بن کے ابابیلِ مدینہ آنکھیں

ہاں بہ فیضِ شہِ ابرارِ مدینہ آنکھیں
کبھی در اور کبھی دیوارِ مدینہ آنکھیں
ملتفت کر نہ سکا اپنی طرف باغِ ارم
دیکھتی ہی رہیں گلزارِ مدینہ آنکھیں

ابھی سے ہوگئی رخصت کی شام لکھ دینا
کہ زندگی نہیں صبحِ دوام لکھ دینا
جو کہنا چاہے تھے نجمیؔ وہ کہہ نہیں پائے
یہ شاعری ہے ابھی ناتمام لکھ دینا

مرے کفن پہ بصد اہتمام لکھ دینا
گواہ بن کے نبیؐ کا غلام لکھ دینا
یہی ہے میری شفاعت کے واسطے کافی
درود پڑھ کے محمدؐ کا نام لکھ دینا

نظمیات

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

بعدِ خالق بڑائی محمدؐ کی ہے
عرشِ حق تک رسائی محمدؐ کی ہے
کیا حجر کیا شجر کیا یہ شمس و قمر
کل خدا کی خدائی محمدؐ کی ہے
سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

دونوں عالم کی زینت محمدؐ سے ہے
چاند تاروں میں طلعت محمدؐ سے ہے
تذکرے خلد و جنت کے حق ہیں مگر
رونقِ خلد و جنت محمدؐ سے ہے
سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

لب پہ رکھ کر درودوں کا تحفہ پڑھیں
بلبلیں نعت کلیاں قصیدہ پڑھیں
یہ گلستاں یہ شبنم یہ بادِ صبا
سب محمدؐ محمدؐ کا کلمہ پڑھیں

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

جن کے دامن میں عشقِ پیمبر نہیں
صرف کانٹے ملیں گے گلِ تر نہیں
پیاس ہونٹوں پہ تڑپے گی شام و سحر
ان کے حصے میں کوثر کے ساغر نہیں

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

کون بدرالدجیٰ کون شمس الضحیٰ
کس کو جبریلؑ لائے سلامِ خدا
کوہِ مکہ کی چوٹی سے پوچھے کوئی
کس کے سینے پہ قرآن نازل ہوا

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

تاجدارِ نبوت ہیں مولا مرے
یعنی سرتاپا رحمت ہیں مولا مرے
آ بھی جاؤ محمدؐ کی دہلیز پر
مالکِ خلد و جنت ہیں مولا مرے

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

کون کہتا ہے دولت بڑی چیز ہے
تخت و تاج و حکومت بڑی چیز ہے
اپنے سینے میں محفوظ کر لیجئے
صرف مولاؑ کی الفت بڑی چیز ہے

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

کیا ادا ہے خدا بھی محبت کرے
ناز ان پر جہاں کی عبادت کرے
دیکھ کر روئے انور کی تطہیر کو
صحنِ کعبہ میں قرآں تلاوت کرے

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

وہ محمدؐ جنھیں کہیے شاہِ انام
جن کا چہرہ سحر جن کی زلفیں ہیں شام
سارے نبیوںؑ کے ناموں کو پڑھ لیجیے
سب سے پیارا ملے گا محمدؐ کا نام

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

سب عقیدت کے سانچے میں ڈھلنے لگے
اپنی اپنی جگہ پر مچلنے لگے
چاند سورج ستارے خدا کی قسم
ان کے تلووں سے آنکھوں کو ملنے لگے

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

کب کسی رہنما راہبر کو ملی
آمنہ ہی کے نورِ نظر کو ملی
ایسی معراج ہم نے نہ دیکھی سنی
جیسی معراج خیرالبشر کو ملی

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

سوئے یثرب جو مکے سے ہو کر چلے
پی کے زم زم کے ساغر پہ ساغر چلے
کیوں نہ اپنا بھی نجمیؔ ہو رتبہ سوا
سر کے بل شہؐ کے نقشِ قدم پر چلے

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

مری آرزو مدینہ

محمدؐ ہیں سورج کرن ہے مدینہ
رخِ مصطفیٰ کی پھبن ہے مدینہ
مری آرزو مدینہ

میں فریاد دل کی سنا کر رہوں گا
میں اشکوں کے موتی لٹا کر رہوں گا
رگڑ کر جبیں آستانِ نبیؐ پر
میں بگڑا مقدر بنا کر رہوں گا

مری آرزو مدینہ

بسی ہے فضا میں قرینے کی خوشبو
رخِ مصطفیٰ کے پسینے کی خوشبو
میں بھیجوں نہ کیوں پھر درودوں کے تحفے
مجھے آرہی ہے مدینے کی خوشبو

مری آرزو مدینہ

بھلا کر میں دنیا کے غم چوم لوں گا
گزرگاہِ شاہِ امم چوم لوں گا
عقیدت کی منزل میں کعبہ سمجھ کر
محمدؐ کے نقشِ قدم چوم لوں گا

مری آرزو مدینہ

دعاؤں میں با چشمِ نم مانگ لوں گا
عقیدت کا اپنی بھرم مانگ لوں گا
رخِ مصطفیٰؐ کے وہ پر نور جلوے
خدا سے خدا کی قسم مانگ لوں گا

مری آرزو مدینہ

محمدؐ کی الفت مچلتی رہے گی
مرے دل میں کروٹ بدلتی رہے گی
میں مرتا رہوں گا ولائے نبیؐ میں
مری سانس رک رک کے چلتی رہے گی

مری آرزو مدینہ

عقیدت کے سانچے میں ڈھلتی رہے گی
مصیبت میں گھر کر سنبھلتی رہے گی
چلے لاکھ آندھی اٹھے لاکھ طوفاں
یہ شمعِ محبت تو جلتی رہے گی

مری آرزو مدینہ

زباں پر ہو بس گفتگوئے مدینہ
لٹاؤں سرِ راہ بوئے مدینہ
تمنا ہے یارب کہ میرا جنازہ
فرشتے چلیں لیکے سوئے مدینہ

مری آرزو مدینہ

جو لہرائے سر پر سحابِ مدینہ
نظر آئے ہر وقت خوابِ مدینہ
اندھیرے مقدر کے ضو دے رہے ہیں
بدولت تری ماہتابِ مدینہ

مری آرزو مدینہ

مدینہ مدینہ مری جستجو ہو
یہی آرزو لے کے پیدا ہوا ہوں
مجھے خوابِ جنت نہ دکھلائے رضواں
مدینے کی گلیوں کا شیدا ہوا ہوں

مری آرزو مدینہ

درِ شاہ والا کی عظمت بڑی ہے
میں دل کو سنبھالوں کہ آنکھیں بچھاؤں
بہت محترم ہے زمینِ مدینہ
کہاں پاؤں رکھوں کہاں سر جھکاؤں

مری آرزو مدینہ

عجب دھوپ اور چاندنی کا مزہ ہے
قضا میں بھی سو زندگی کا مزہ ہے
کوئی سبز گنبد تلے آ کے دیکھے
ہر اک سانس میں بندگی کا مزہ ہے

مری آرزو مدینہ

خدایا پیمبرؐ کا صدقہ عطا ہو
عطا ہو مدینے کا جلوہ عطا ہو
سنور جائے نجمیؔ کی عقبیٰ بھی جس سے
درِ مصطفیٰؐ کا وہ سجدہ عطا ہو

مری آرزو مدینہ

یہ مقامِ مصطفیٰؐ ہے

عرشِ خدا رسولؐ کا کرسی رسولؐ کی
رحمت کے در کو چاہیئے کنجی رسولؐ کی
خلد و بہشت و جنت و کوثر کے باوجود
جو چاہیں جس کو بخش دیں مرضی رسولؐ کی

یہ مقامِ مصطفیٰؐ ہے

پائی ہے مہر و ماہ نے طلعت رسولؐ کی
پھیلی ہے پھول پھول میں نکہت رسولؐ کی
اپنے لئے خدا نے کیا خود ہی اہتمام
قدرت کے آئینے میں ہے صورت رسولؐ کی

یہ مقامِ مصطفیٰؐ ہے

قربان اس خلوص و محبت کے پیار کے
بھیجا ہے اپنے ہاتھ سے ان کو سنوار کے
خالق نے کائنات کے دامن کو بھر دیا
اپنے حبیبؐ پاک کا صدقہ اتار کے

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

فضلِ خدا سے برتر و افضل ہیں مصطفیٰ
ہیں انبیاء جمیل تو اجمل ہیں مصطفیٰ
ترسٹھ برس کی عمر پہ مت جایئے جناب
اسلام کی حیاتِ مکمل ہیں مصطفیٰ

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

ہر ابتداء سے قبل ہیں ہر انتہا کے بعد
تشریف وہ جو لائے ہیں کُل انبیاء کے بعد
نعتِ شریف پڑھتی ہیں قرآں کی آیتیں
سب سے بزرگ تر ہیں محمدؐ خدا کے بعد

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

انگلی کی تیز دھار سے جب وار ہوگیا
حق کے رسولؐ ہونے کا اظہار ہوگیا
صدیاں گزر چکی ہیں مگر سب کو یاد ہے
شق القمر کا واقعہ شہکار ہوگیا

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

انگشتِ پاک کا جو اشارہ مچل گیا
دن کا سفیر ڈھل کے اچانک سنبھل گیا
دکھلا دیا جہان کو اعجاز کا کمال
مغرب کی وادیوں سے بھی سورج نکل گیا

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

دکھلا کے اپنی شانِ کرامت اتار لے
پل بھر میں راز دارِ مشیت اتار لے
آنگن میں اپنے زُھرۂ افلاک کی طرح
چاہے مرا رسولؐ تو جنت اتار لے

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

توصیف کا گلاب بہاروں میں ایک ہے
جس طرح ماہتاب ستاروں میں ایک ہے
میرے رسولؐ کی کوئی تمثیل ہی نہیں
لاکھوں میں ایک ہے وہ ہزاروں میں ایک ہے

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

مکے میں ہے رسولؐ کا پرچم گڑا ہوا
راہوں میں کائنات کا ہے دل پڑا ہوا
ہجرت کیے ہوئے تو زمانہ گزر گیا
ابتک ہے انتظار میں کعبہ کھڑا ہوا

یہ مقامِ مصطفیٰ ہے

یہ دیارِ مصطفیٰؐ ہے

مکّہ جو جنتوں کے چمن کی بہار ہے
مکّہ جو شانِ قدرتِ پروردگار ہے
کیا کیا نہ سختیاں سہیں ہر گام پر مگر
مکّہ دلِ رسولؐ کا دارالقرار ہے

یہ دیارِ مصطفیٰؐ ہے

قدرت کی چشمِ پاک کا اک انتخاب ہے
ہر ذرہ اس زمیں کا مہہ و آفتاب ہے
مکّے کا ایک نام جو ام القریٰ بھی ہے
اس واسطے رسولؐ کا امّی خطاب ہے

یہ دیارِ مصطفیٰؐ ہے

پوچھو کبھی ذبیحؑ سے پوچھو خلیلؑ سے
وہ عبدِ مطلبؒ سے وہ اصحابِ فیل سے
مکّہ ہے کتنی عظمتوں والا خدا قسم
پوچھو بصد ادب یہ خدائے جلیل سے

یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

مکے کی شان موسیٰؑ عمراں سے پوچھئے
مکے کا اوج عیسیٰؑ دوراں سے پوچھئے
گھر گھر میں آج بھی ہیں کتابوں کے سلسلے
توریت سے زبور سے قرآں سے پوچھئے

یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

کعبہ جو انبیاء کی عبادت کی جان ہے
کعبہ جو حسنِ یوسف کنعاں کی شان ہے
کعبہ نہ کیوں ہو سارے مکانوں سے محترم
کعبہ مکان اس کا ہے جو لامکان ہے

یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

کعبہ جو متقین کے تقووں کا تاج ہے
نبیوںؑ کے سر کا تاج ہے ولیوں کا تاج ہے
کعبے کی سمت کیوں نہ جھکیں ساجدوں کے سر
کعبہ ہر اک نمازی کے سجدوں کا تاج ہے
یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

رکھ کر نظر میں وارث عبد مناف کو
پورا کریں رسولؐ کی صورت طواف کو
عشقِ خدا میں دل رہے سرشار حاجیو
کعبہ یہ کہہ رہا ہے الٹ کر غلاف کو

یہ دیارِ مصطفیٰؐ ہے

کعبے کے سنگ سنگ پہ کندہ ہے مصطفیٰؐ
ایسا ہی اسمِ پاکِ مصفّا ہے مصطفیٰؐ
زم زم کی موج موج کو تم غور سے پڑھو
زم زم کی موج موج پہ لکھا ہے مصطفیٰؐ

یہ دیارِ مصطفیٰؐ ہے

عظمت کے اعتبار سے یکتا ہے حاجیو
شانِ نماز شوکتِ سجدہ ہے حاجیو
انساں کے ساتھ کیوں نہ فرشتے کریں طواف
دونوں جہاں میں ایک ہی کعبہ ہے حاجیو
یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

کوہِ صفا رسولؐ کا مروہ رسولؐ کا
عرفات میں درودوں کا تحفہ رسولؐ کا
سب کچھ خدا نے دیدیا اپنے حبیبؐ کو
جائے منّا رسولؐ کی کعبہ رسولؐ کا
یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

رب کو جو بھا گیا ہے قرینہ رسولؐ کا
کشتیِ نوحؑ سا ہے سفینہ رسولؐ کا
یہ بھی دیارِ عشق ہے وہ بھی دیارِ عشق
مکہ رسولؐ کا ہے مدینہ رسولؐ کا

یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

رحمت کا پہلا پھول یہی سرزمیں تو ہے
گہوارۂ رسولؐ یہی سرزمیں تو ہے
قرآنِ حق کے سورۂ اقرا کا دوستو
جس پر ہوا نزول یہی سرزمیں تو ہے

یہ دیارِ مصطفیٰ ہے

ضو دے رہے ہیں رشد و ہدایت کے راستے
کعبے کو جا رہے ہیں عبادت کے راستے
بکھرے پڑے ہیں دامنِ مکہ میں چار سو
خلد و بہشت و کوثر و جنت کے راستے

یہ دیارِ مصطفیٰؐ ہے

مکے کی عظمتوں کا ہے چرچا گلی گلی
نجمی خفی کہیں نجمی جلی جلی
پیدا ہوئے محمدؐ و حیدرؑ اسی جگہ
دل میں نبیؐ نبیؐ ہے تو لب پر علیؑ علیؑ

یہ دیارِ مصطفیٰؐ ہے

ساقیٔ میکدہ سے خطاب

اپنے رندوں کو سیراب کر دے
سب کے چہروں کو مہتاب کر دے

بہارِ میکدہ مقبولِ عام ہو جائے
ہر ایک پھول شرابی کا جام ہو جائے
کسی کے ہونٹوں پہ کھیلے نہ تشنگی ساقی
وہ پیار دے کہ زمانہ غلام ہو جائے

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

ہر ایک رند کو پھولوں سے تول دے ساقی
شرابِ شوخ میں خوشیوں کو گھول دے ساقی
یہ التجا بھی گزارش بھی التماس بھی ہے
سحر ہوئی درِ میخانہ کھول دے ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

شرابِ نور کی آنکھوں کو دید ہو جائے
یہ صبح آج کی صبحِ سعید ہو جائے
پڑھیں دوگانہ ترے میکدے میں ہم ساقی
بغیر چاند کے رندوں کی عید ہو جائے

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

وہ آفتاب پلا نورِ ماہتاب پلا
حساب کیسا سرِ بزم بے حساب پلا
مئے حرام کی ہم کو طلب نہیں ساقی
ہمیں بھی شیشۂ اسلام کی شراب پلا

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

اصولِ حق کی قسم با اصول ہیں ساقی
حضورؐ ہی کی تو امت کے پھول ہیں ساقی
مئے لطیف سے ہم کو نوازنا ہوگا
یہ سارے رند غلامِ رسولؐ ہیں ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

ہم ایسے رند ملیں گے تجھے کہاں ساقی
کہ جن کی یاد رہیگی سدا جواں ساقی
ہمارا تذکرہ جب بھی چھڑیگا محفل میں
شراب روئیگی لے لے کے ہچکیاں ساقی — قمر جلالوی

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

فقیر ہیں پہ فقیرِ اللہ ہیں ساقی
یہ چاند تارے یہ سورج گواہ ہیں ساقی
ہمیں تو رکھتے ہیں ٹھوکر پہ تاجِ شاہی کو
دل و ضمیر کے ہم بادشاہ ہیں ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

تمام دن ہوا زلفوں کی شام دے ساقی
یہ میکدے کو سنہرا نظام دے ساقی
سہانی رات کا منظر بھی اب سہانا ہو
تو اپنی مست نگاہوں کا جام دے ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

کسی بھی رند کو تجھ سے نہ ہو گلہ ساقی
ابھی نمازِ سحر میں ہے فاصلہ ساقی
سجی ہوئی ہے ستاروں سے بزمِ میخانہ
نہ ٹوٹے شیشۂ و ساغر کا سلسلہ ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کردے

ہر ایک ہاتھ میں رحمت کا پھول دے ساقی
پلا پلا کے پیامِ اصول دے ساقی
وہی چھنی ہے جو ماہِ ربیع الاول میں
وہی شراب بنامِ رسولؐ دے ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کردے

ہو اپنے پینے کا چرچا گلی گلی ساقی
لکھا ہو جام و سبو پر ولی ولی ساقی
کچھ ایسی طیب و طاہر شراب دے ہمکو
نشۂ چڑھے تو پکاریں علیؑ علیؑ ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

وہ فاطمہؑ وہ علیؑ کے دلوں کے چین کے نام
وہ روح و جانِ شہنشاہِ مشرقینؑ کے نام
جو پانچ بوتلیں تو نے چھپا کے رکھی ہیں
انھیں بھی ہم کو پلا دے حسنؑ حسینؑ کے نام

اپنے رندوں کو سیراب کر دے

محفلِ معراج

اذان سنتے ہی محفل تمام ہو ساقی
نمازِ صبح کا بھی اہتمام ہو ساقی
سوا کچھ اور ہو محرابِ میکدہ کا نظام
نرالی صف ہو نرالا امام ہو ساقی

اپنے رندوں کو سیراب کردے

خوشی کا دور ہے سب کو ہنسا ہنسا کے پلا
بنامِ ساقیٔ کوثر چھکا چھکا کے پلا
شریکِ بزم ہے نجمیؔ سا خوش نوا شاعر
اسے بھی نغمۂ وحدت سنا سنا کے پلا

نعتِ پاک

○

نامِ مصطفیؐ کیسا نام ہے مرے یارب
پتھروں کے ہونٹوں پر پھول بن کے آتا ہے

○

بہت خلوص و ادب سے کلام کرتے ہیں
مرے رسولؐ کو پتھر سلام کرتے ہیں

وہیں پہ کھلتی ہیں آقاؐ درود کی کلیاں
تمہارا ذکر جہاں بھی غلام کرتے ہیں

جمال کی یہ تجلی یہ گیسوؤں کی مہک
انھیں کے عشق میں ہم صبح و شام کرتے ہیں

کہا خدا نے محمدؐ کی دیکھ کر صورت
خدائی اپنی محمدؐ کے نام کرتے ہیں

ہزاروں سال کا تئیس سال کے اندر
رسولؐ کارِ رسالت تمام کرتے ہیں

نظر میں رکھ کے نبیؐ کریم کی سیرت
جو نیک نام ہیں وہ نیک کام کرتے ہیں

مرے حضورؐ کو پھر بھیج دے مرے یارب
کہ پھر غریبوں کا سب قتلِ عام کرتے ہیں

جو ہم بنے ہیں مدینے کی خاک سے نجمیؔ
تو قصرِ دل میں محمدؐ قیام کرتے ہیں

○

جس طرح قلب ہوتا ہے سینے کے آس پاس
کعبہ ملے گا یوں ہی مدینے کے آس پاس

قیمت لگا سکیں گے نہ دنیا کے جوہری
اشکِ وفا نہ رکھئے نگینے کے آس پاس

طوفاں بھی اٹھ رہے ہیں سلامی کے واسطے
شیدائے مصطفیٰؐ کے سفینے کے آس پاس

اصحابِ باوفا کے لہو کی ہے سرخیاں
غزوات میں نبیؐ کے پسینے کے آس پاس

جنت کی جستجو میں نہ بھٹکو ادھر ادھر
جنت تمہیں ملے گی مدینے کے آس پاس

دل میں نبیؐ کے عشق کی دولت نہ چھپ سکی
پڑتی رہی کدال دفینے کے آس پاس

معراجِ مصطفیٰؐ کی حقیقت تو دیکھئے
نقشِ قدم ہیں عرش کے زینے کے آس پاس

نجمیؔ بنا رہا ہوں لٹا کر متاعِ زیست
اک گھر وطن سے دور مدینے کے آس پاس

○

ردا رحمت کی جو اوڑھے کھڑا ہے
خدا کے بعد وہ سب سے بڑا ہے

وطن میں لوٹ تو آئے ہیں لیکن
ہمارا دل مدینے میں پڑا ہے

کہیں عصمت کہیں عظمت کا موتی
نبیؐ کے تاج میں رب نے جڑا ہے

پڑھے گا وہ بھی کلمہ مصطفیٰؐ کا
جو پتھر بن کے راہوں میں پڑا ہے

جو مارے تھے کبھی آقاؐ کو پتھر
انھیں ہاتھوں میں ذلت کا کڑا ہے

اسے گانٹھا ہے اک حق کے ولی نے
تری نعلین کا رتبہ بڑا ہے

ذرا سا ظرف لے کر آنے والے
مرے ساقی کا میخانہ بڑا ہے

ازل سے سر زمینِ دل پہ اپنی
نبیؐ کے نام کا پرچم گڑا ہے

جو اترا ہے درِ آلِ نبیؐ پر
وہ تارا سب ستاروں سے بڑا ہے

مدینے کی بہت طاہر ہیں گلیاں
کہیں جنت کہیں کوثر پڑا ہے

وہی تو فاتحِ عالم ہے نجمیؔ
بغیرِ تیغ جو رن میں لڑا ہے

○

جنھیں نصیب کی اچھائیاں نہیں ملتیں
درِ نبیؐ کی جبیں سائیاں نہیں ملتیں

ضمیر سو گئے ہوتے ہر ایک مؤذن کے
اگر بلالؓ کی انگڑائیاں نہیں ملتیں

درود پڑھتے نہیں جب تلک محمدؐ پر
چمن کے پھولوں کو رعنائیاں نہیں ملتیں

ہیں مہر و ماہ کے چہرے تو داغ دار مگر
رخِ نبیؐ پہ کہیں چھائیاں نہیں ملتیں

وہ شہرِ علم سے وابستگی ضروری ہے
کتابیں پڑھ کے تو دانائیاں نہیں ملتیں

کسی بھی سمت سے سورج طلوع ہو لیکن
مرے رسولؐ کی پرچھائیاں نہیں ملتیں

جو ایک قطرۂ اشکِ وفا میں ہے نجمیؔ
سمندروں میں وہ گہرائیاں نہیں ملتیں

○

پہلے قرآن کے سوروں سے بنائی جائے
پھر وہ تصویر کلیجے سے لگائی جائے

ان کا کردار تو قرآن کا آئینہ ہے
ان کے کردار پہ انگلی نہ اٹھائی جائے

میں اسی شرط پہ چکھوں گا شرابِ کوثر
اس میں تھوڑی سی مدینے کی ملائی جائے

میں شرابی ہوں درِ آلِ نبیؐ کا مجھ کو
چھان کر دامنِ رحمت میں پلائی جائے

آپ کا شکوۂ تقدیر بجا ہے لیکن
آؤ قسمت درِ آقاؐ پہ بنائی جائے

ہاتھ تھکتے ہی نہیں میرے مصوّر کے کبھی
لاکھ تصویر پہ تصویر بنائی جائے

ان کے دیدار سے ملتا ہے نگاہوں کو شعور
ان کے دیدار سے کیوں آنکھ چرائی جائے

جن کو معراجِ محمدؐ میں ذرا بھی شک ہو
ان کو قرآن کی تعلیم دلائی جائے

مجھ کو جانا ہے محمدؐ کی نگریا نجمیؔ
میری راہوں میں نہ دیوار اٹھائی جائے

○

چوم کے ان کے پائے کرم کو ذرے ذرے خوشبو دیں
یعنی درودِ پاک نبیؐ پر پڑھتے پڑھتے خوشبو دیں

صبح سویرے نعتِ پیمبرؐ سن کے زبانِ طائر سے
گلشن گلشن پھول ولا کے کھلتے کھلتے خوشبو دیں

چلتا ہے جس بزم کے اندر دورِ شرابِ حبِّ نبیؐ
اس محفل کے ساغر ساغر شیشے شیشے خوشبو دیں

دیکھے کوئی قدرت کے کرشمے آج بھی اپنی آنکھوں سے
طاقِ حرم کے سارے دیئے ہی جلتے جلتے خوشبو دیں

چہرے کا بھی ذکر ہے ان کے زلفوں کی تعریف بھی ہے
جب تو کلامِ پاک کے اندر سورے سورے خوشبو دیں

جنّت کی دن رات بہاریں گشتِ مدینہ کرتی ہیں
شہرِ نبیؐ کی گلیاں گلیاں رستے رستے خوشبو دیں

اپنی غزل ہو یا ہوں قصیدے صنف کی نجمیؔ قید نہیں
نعتِ نبیؐ کے پیرائے میں نغمے نغمے خوشبو دیں

○

دل میں مرے مکہ ہے دھڑکن میں مدینہ ہے
مرنا مرا مرنا ہے جینا مرا جینا ہے

اک روز میں جڑلوں گا آنکھوں کی انگوٹھی میں
یہ گنبدِ خضریٰ تو اک سبز نگینہ ہے

آقاؐ کی ولادت کی اک دھوم ہے عالم میں
موسم ہے بہاروں کا خوشیوں کا مہینہ ہے

نبیوںؑ کے بنانے میں کام آئے گا قدرت کے
پیشانیٔ احمدؐ پر طاعت کا پسینہ ہے

مکے کی پہاڑی پر جبریلؑ اترتے ہیں
تنزیل ہے قرآں کی محبوب کا سینہ ہے

سناٹے میں دریا ہے گرداب ہیں چکر میں
خشکی میں رواں میری الفت کا سفینہ ہے

جانا ہے ستاروں کی منزل سے بھی آگے تک
قدموں میں محمدؐ کے معراج کا زینہ ہے

محفل میں ہمیں نجمیؔ نعتِ شہِ والا کو
سننے کا سلیقہ ہے پڑھنے کا قرینہ ہے

○

نکہتیں پھولوں کی اے بادِ صبا لے جاؤں گا
خلد میں بھی میں مدینے کی فضا لے جاؤں گا

مصطفیٰ کی بھیک کے ٹکڑے مری جھولی میں ہیں
اپنے سر پر میں یہ احسانِ خدا لے جاؤں گا

بادشاہوں کے مقابل بازوؤں پہ باندھ کر
میں درِ شہ کے فقیروں کی دعا لے جاؤں گا

آئینہ سورج کے چہرے کو دکھانے کے لئے
مٹھیوں میں خاکِ پائے مصطفیٰ لے جاؤں گا

شاہ کی پرنور تربت پر چڑھانے کے لئے
کچھ نہیں تو اپنے اشکوں کی ردا لے جاؤں گا

سب طوافِ خانۂ کعبہ میں دیکھیں گے مجھے
گنبدِ خضریٰ کو پلکوں پر سجا لے جاؤں گا

نقشِ پائے مصطفیٰ نجمیؔ نظر آنے تو دو
میں جبینِ شوق پر اپنی اٹھا لے جاؤں گا

○

غور سے سن لے سارا زمانہ شوق نہیں ہے ایماں ہے
محفل محفل نعت سنانا شوق نہیں ہے ایماں ہے

ذکرِ محمدؐ چشمۂ زم زم —— ذکرِ محمدؐ کوثر ہے
ذکرِ نبیؐ سے پیاس بجھانا شوق نہیں ہے ایماں ہے

سن کے اذانیں پڑھ کے نمازیں بھیجنا ان کی خدمت میں
پاک درودوں کا نذرانہ شوق نہیں ہے ایماں ہے

اپنی اپنی ہے یہ عقیدت اپنا اپنا ظرفِ خلوص
نامِ نبیؐ پہ سر کو جھکانا شوق نہیں ہے ایماں ہے

ان کو اندھیروں سے کیا نسبت وہ ہیں مجسم نورِ خدا
راہ میں ان کی شمعیں جلانا شوق نہیں ہے ایماں ہے

چاند ہوا تھا کیوں دو ٹکڑے سورج کیسے پلٹا تھا
رودادِ اعجاز سنانا شوق نہیں ہے ایماں ہے

کرتے ہیں وقتِ جنگ بھی سجدہ تلواروں کی چھاؤں میں
معیارِ اسلام دکھانا شوق نہیں ہے ایماں ہے

نامِ محمدؐ لے کر نجمیؔ بات ولا کی آئے تو
چیر کے اپنے دل کو دکھانا شوق نہیں ہے ایماں ہے

○

سرکارِ دو عالم کا محشر میں سہارا ہے
جنت بھی ہماری ہے کوثر بھی ہمارا ہے

دنیا کو ضرورت ہے پھر عالمِ رحمت کی
پھر رحمتِ عالم کو دنیا نے پکارا ہے

دریائے محبت میں تم ڈوب کے دیکھو تو
گرداب سفینہ ہے طوفان کنارا ہے

آقاؐ کے غلاموں کی نظروں سے کوئی دیکھے
طیبہ کا نظارہ بھی جنت کا نظارہ ہے

وہ میرا پیمبرؐ ہے جس کے دلِ نازک پر
قرآنِ مکرم کو خالق نے اتارا ہے

نجمیؔ مری آنکھوں کا ہر خواب ہوا پورا
اب گنبدِ خضریٰ ہے کعبے کا منارہ ہے

○

ہم پہ ہے یورشِ کفار مدینے والے
المدد احمدِؐ مختار مدینے والے

یہ تڑپتی ہوئی لاشیں یہ سلگتے ہوئے گھر
گرم ہے موت کا بازار مدینے والے

پھر ہمیں پھولنے پھلنے کی سعادت دیدے
کردے پھر قوم کو گلزار مدینے والے

اتنے اونچے ہیں کہ کرتے ہیں فلک بھی سجدے
تیرے گھر کے در و دیوار مدینے والے

چاند کی ڈھال کو کر دیتی ہے ٹکڑے ٹکڑے
تیری انگشت کی تلوار مدینے والے

ہم بھی رکھتے ہیں مدینے کی تمنا دل میں
ہم بھی دیکھیں ترا دربار مدینے والے

دشمنِ جاں کو بھی جینے کی دعا دیتے ہیں
ہاتھ اٹھا کر سرِ بیمار مدینے والے

رحمت و نور کی برسات میں تاخیر نہ کر
ہو گئے دن بھی شبِ تار مدینے والے

بھیج دے مہدیِؑ موعود کو اب پردے سے
دے کے اللہ کی تلوار مدینے والے

نعتیں لکھ لکھ کے تری شان میں کتنے نجمیؔ
ہو گئے خلد کے حقدار مدینے والے

○

کہیں انیس کہیں پر دبیر ہے مولاؑ
تری ہی زلف کا شاعر اسیر ہے مولاؑ

تری ہی نعت کی محفل سجائے فکرِ خلیق
تری ہی مدح میں غلطاں ضمیر ہے مولاؑ

کہیں ہیں مدح سرا عشق اور تعشق بھی
کہیں ہے اوج کہیں پر خبیر ہے مولاؑ

شرابِ حبِ علیؑ پی کے شعر کہتا ہے
ولا کی بزم میں غالب بھی میر ہے مولاؑ

رگڑ گئی تھی کبھی تیرے آستانے سے
جبینِ شوق پہ اب تک لکیر ہے مولاؑ

خدا کی طرح خدا کی خدائی کے اندر
تو بے مثال ہے اور بے نظیر ہے مولاؑ

ترے عدو سے رواداریاں برتتا ہے
کہ باضمیر بھی اب بے ضمیر ہے مولاؑ

تری ہی مٹھیاں تھکتی نہیں عطاؤں سے
غریب سارا جہاں تو امیر ہے مولاؑ

اسی پہ ختم ہے نعمت تمام دنیا کی
جو تیرے ہاتھ میں نانِ شعیر ہے مولاؑ

عجیب طرح کا میلہ لگا تھا جنگل میں
نظر میں نقشۂ یومِ غدیر ہے مولاؑ

بروزِ حشر شفاعت طلب ہے نجمی بھی
کہ یہ غلامِ جنابِ امیر ہے مولاؑ

○

آقاؐ مرے بھر دیجئے جھولی مری خالی ہے
ادنٰی سے بھکاری کی تقدیر سوالی ہے

سرکارؐ کے روضے کی تعریف کہاں ممکن
گنبد بھی نرالا ہے جالی بھی نرالی ہے

یہ فرشِ زمیں کیا ہے ہے عرشِ بریں اس کا
والیٔ مدینہ ہی کونین کا والی ہے

اب میری نگاہوں میں جلوے ہیں رسالت کے
صورت جو محمدؐ کی آنکھوں میں بسالی ہے

اس گنبدِ خضریٰ کا دیدار یقینی ہے
جب وقتِ سفر میں نے ایک ماں کی دعا لی ہے

پھر بادِ صبا اس کو مسرور نہ کر پائی
سرکار کے دامن کی جس نے بھی ہوا لی ہے

سرِ تاجِ مدینہ کے فاقوں کی بھی منزل میں
ہونٹوں پہ تشکر ہے اور چہرے پہ لالی ہے

کیسے نہ مساجد میں سجدوں کی بہاریں ہوں
گونجی ہوئی عالم میں آوازِ بلالیؓ ہے

کعبے میں بھی پینے کا حاصل ہے شرف مجھ کو
ہاتھوں میں مرے نجمیؔ زم زم کی پیالی ہے

○

میں اپنے عشق کی لو اور بھی بڑھاؤں گا
نبیؐ کی راہ میں دل کے دیئے جلاؤں گا

ہر ایک بزم میں نعت نبیؐ سناؤں گا
درود پڑھتا ہوا اس جہاں سے جاؤں گا

مجھے پہنچنا ہے اک روز سبز گنبد تک
میں اپنی آرزو کب خاک میں ملاؤں گا

کتاب محفلِ معراج پیش کرنا پڑی
تری عطاؤں کو کب تک بھلا چھپاؤں گا

اگر ہٹا لیا یہ سائبان رحمت کا
تو پھر بتا میں کہاں سر چھپانے جاؤں گا

میں اپنی فکر کے دھارے بدل نہیں سکتا
غزل کی بزم میں بھی نعت ہی سناؤں گا

مری نگاہ کو حسنِ نگاہ دے مولاؐ
میں کیسے گنبدِ خضریٰ کو دیکھ پاؤں گا

میں ایک قطرۂ ناچیز ہوں مگر نجمیؔ
نبیؐ کے عشق کے دریا میں ڈوب جاؤں گا

○

بہت ویران دل کا گھر ہے آقا تم چلے آؤ
نگاہیں دیکھتی رہتی ہیں رستہ تم چلے آؤ

ہر اک موجِ عقیدت پر تمہارا نام لکھا ہے
بہت ہے باڑھ پہ الفت کا دریا تم چلے آؤ

جبینِ شوق میں بے تاب سجدے ہیں مودت کے
ہم اہلِ عشق کو مل جائے کعبہ تم چلے آؤ

صدائیں دے رہے ہیں عرش سے معراج کے زینے
مدینے سے کبھی شاہِ مدینہ تم چلے آؤ

یہ اڑ کر آ نہیں سکتا مدینے کے گلستاں تک
بہت بے بس ہے قسمت کا پرندہ تم چلے آؤ

بنایا ہے خدا نے ناخدا تم کو دو عالم کا
بھنور میں ہے مرے دل کا سفینہ تم چلے آؤ

دیارِ ہند کی راہیں تمھیں تسلیم کرتی ہیں
لبِ اصنام پہ جاری ہے کلمہ تم چلے آؤ

نہ جانے کتنے نجمیؔ منہمک ہیں نعت گوئی میں
انھیں دینے کو جنت کا نوشتہ تم چلے آؤ

○

رخِ احمدؐ پہ تابانی بہت ہے
کہ اس آئینے میں پانی بہت ہے

محبت میں نبیؐ کی ڈوبے رہیئے
کہ اس دریا میں طغیانی بہت ہے

جسے فاقہ کشی سے ہے محبت
اسی کو دردِ انسانی بہت ہے

پہونچنے کے لئے خلد و جناں تک
ولائے کلِ ایمانی بہت ہے

رسولِؐ حق کی کس نے پرورش کی
یہی اک کارِ عمرانی بہت ہے

نبیؐ کی آل سے رکھیئے مودت
ہمیں یہ حکمِ قرآنی بہت ہے

پلا دیجئے کسی پیاسے کو پانی
یہی اخلاقِ انسانی بہت ہے

وہاں کردارِ نبویؐ لے کے جاؤ
جہاں پر فتنہ سامانی بہت ہے

تری معراج میں شک کر رہے ہیں
یہ اک جرمِ مسلمانی بہت ہے

ہمیں حمدِ خدا کے بعد واعظ
محمدؐ کی ثناء خوانی بہت ہے

نبیؐ کے جسمِ بے سایہ پہ نجمیؔ
زمانے بھر کو حیرانی بہت ہے

○

جنت پسند ہے کہ مدینہ پسند ہے
دیوانۂ رسولؐ تجھے کیا پسند ہے

بادل کو گیسوئے شہِ والا پسند ہے
بجلی کو روئے پاک کا جلوہ پسند ہے

مجھ کو ہے عشق گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں سے
کیسے کہوں کہ سایۂ طوبیٰ پسند ہے

یارب سوا ہو اور بھی کچھ دردِ دل مرا
عشقِ نبیؐ میں مجھ کو تڑپنا پسند ہے

دنیا کے ٹوٹتے ہیں سہارے تو ٹوٹ جائیں
مجھ کو فقط نبیؐ کا سہارا پسند ہے

کیا نیند آئیگی اسے سونے کے فرش پر
وہ خاک پاک کا جسے سونا پسند ہے

شانِ نزول کہتی ہے اک ایک لفظ کی
قرآن کو رسولؐ کا سینہ پسند ہے

ذکرِ رسولؐ ہوتا ہے نجمیؔ جہاں جہاں
رحمت کو وہ مکاں وہ محلّہ پسند ہے

○

درودِ پاک پڑھ کر بولتے ہیں
رہِ مولاؐ کے پتھر بولتے ہیں

لکھو تختی پہ نامِ مصطفیٰؐ کو
سفینوں سے سمندر بولتے ہیں

بنے ہیں جو بھی خاکِ در سے انکی
سرِ محفل وہ ساغر بولتے ہیں

نمازوں سے سجاؤ مسجدوں کو
سرِ منبر پیمبرؐ بولتے ہیں

محمدؐ آ گئے نکلو حرم سے
صنم کعبے کے اندر بولتے ہیں

ادب سے گنبدِ خضریٰ پہ بیٹھو
کبوتر سے کبوتر بولتے ہیں

ہمیں بھی دیدو میٹھا پانی
محمدؐ سے سمندر بولتے ہیں

ہمیں کرنی ہے کعبے کی حفاظت
ابابیلوں کے لشکر بولتے ہیں

ہمارے درمیاں رہتے ہیں مرسلؐ
کتابوں سے بھرے گھر بولتے ہیں

وہ محفل صبح تک چلتی ہے نجمیؔ
جہاں ہم سے سخنور بولتے ہیں

○

وہ رحمت کا سورج نرالا بہت ہے
زمیں سے زماں تک اجالا بہت ہے

انھیں حق نے یکتا بنانے کی خاطر
رسالت کے سانچے میں ڈھالا بہت ہے

ہے آدمؑ کے لب پر محمدؐ کا کلمہ
بشر پھولنے پھلنے والا بہت ہے

اذانِ بلالی کا لہجہ نہ پوچھو
انوکھا بہت ہے نرالا بہت ہے

حبیبِؐ خدا کے تحفظ کی خاطر
وہ ننھی سی مکڑی کا جالا بہت ہے

محمدؐ کی عظمت کا جو بھی ہے منکر
زمانے میں منھ اس کا کالا بہت ہے

وہ کیا دیکھ پائے گا جلوہ نبیؐ کا
کہ چشمِ منافق میں جالا بہت ہے

زمیں سے فلک تک بشر سے ملک تک
نبیؐ کا مرے بول بالا بہت ہے

محمدؐ کے صدقے میں جنت کا نجمیؔ
ہر اک راستہ دیکھا بھالا بہت ہے

○

ہمیشہ فکرِ عروجِ بشر میں رہتا ہے
نبیؐ کا کام نبیؐ کی نظر میں رہتا ہے

اسے پسند ہے رنگینیاں مشیت کی
سنہری شام گلابی سحر میں رہتا ہے

زمیں کی حد میں نبیؐ کو تلاشنے والے
وہ آسمان کی بھی رہ گزر میں رہتا ہے

اسی کے ہاتھ میں ہے گردشیں ستاروں کی
نظامِ شمس نبیؐ کے اثر میں رہتا ہے

کسے مجال کہ تبلیغِ حق سے روک سکے
مرا نبیؐ ابوطالبؑ کے گھر میں رہتا ہے

اے ناخدائے دو عالم لگا دے ساحل سے
مرا سفینۂ قسمت بھنور میں رہتا ہے

اسی پہ ختم ہے معراج علم و حکمت کی
کہ جس کا نام کتابوں کے گھر میں رہتا ہے

ہم اپنی جاں کو پئے نذر لیکے چلتے ہیں
نبیؐ کے عشق کا سودا جو سر میں رہتا ہے

تصورات میں ہوتا ہے گنبدِ خضریٰ
وطن میں رہ کے بھی نجمیؔ سفر میں رہتا ہے

○

شان جنت سے اچھی مدینے کی ہے
نور و رحمت کی نگری مدینے کی ہے

کوئی طوفاں ڈبو دے یہ ممکن نہیں
آؤ بیٹھو یہ کشتی مدینے کی ہے

آج تک میرے گھر میں نہ فاقہ ہوا
جو بھی ہے دال روٹی مدینے کی ہے

جھانک کر دیکھ لو جلوۂ مصطفیٰؐ
میری آنکھوں میں کھڑکی مدینے کی ہے

مجھ کو میرے وطن میں نہ دفنایئے
اس بھکاری کی مٹی مدینے کی ہے

اب بھی سنتی ہے دنیا بڑے شوق سے
گفتگو کتنی میٹھی مدینے کی ہے

یہ ہے بابِ حرم وہ درِ مصطفیٰؐ
راہ مکے سے سیدھی مدینے کی ہے

وہ ہواؤں کے جھونکوں سے بجھتے نہیں
جن چراغوں میں بتی مدینے کی ہے

جلد پہونچا دے یارب مدینہ مجھے
آرزو پہلی پہلی مدینے کی ہے

تاجِ شاہی سے بڑھ کر ہے نجمیؔ مجھے
میرے سر پر جو ٹوپی مدینے کی ہے

○

تیری معراج میں قدرت کے کرشمے دیکھے
پر بچھائے ہوئے راہوں میں فرشتے دیکھے

میرے آقاؐ تری عظمت کے زمیں پر ہی نہیں
آسمانوں پہ بھی چلتے ہوئے سکے دیکھے

چاند تاروں کی بلندی سے تو انکار نہیں
چاند تارے بھی ترے پاؤں کے نیچے دیکھے

لو لگاتے نہیں جو شمعِ رسالت سے کبھی
ان کی قسمت میں اندھیرے ہی اندھیرے دیکھے

تیرے دربار سے پلٹا نہیں خالی کوئی
سب کی جھولی میں تری بھیک کے ٹکڑے دیکھے

ذاتِ محبوبِ الٰہی پہ جو پڑھتے ہیں درود
ان پہ کھلتے ہوئے جنت کے دریچے دیکھے

ان کی انگشتِ مبارک کا اشارہ مت پوچھ
دیکھنے والوں نے مہتاب کے ٹکڑے دیکھے

کیسے ہم روئے محمدؐ کا قصیدہ نہ پڑھیں
ایک چہرے میں کئی نبیوں کے چہرے دیکھے

آج تک جن کو بھلا پائی نہ تاریخِ نماز
گرم چٹانوں پہ کچھ ایسے بھی سجدے دیکھے

تم بھی قسمت درِ مولا پہ بنا لو نجمیؔ
ہم نے بنتے ہوئے بہتوں کے نصیبے دیکھے

○

محمد مصطفیٰ کا آستانہ اچھا لگتا ہے
جبیں کے ساتھ دل کو بھی جھکانا اچھا لگتا ہے

نمازوں کیلئے جذبات دل میں جاگ اٹھتے ہیں
مناروں سے اذانوں کا ترانا اچھا لگتا ہے

محمد مصطفیٰ کے روضۂ عالی کا کیا کہنا
کہ اس جنت میں ہمکو آنا جانا اچھا لگتا ہے

تمہارے دستِ اقدس سے جو بٹتا ہے مدینے میں
مرے آقا وہ رحمت کا خزانہ اچھا لگتا ہے

اتر کر آیتوں پر آیتیں قرآں کی کہتی ہیں
ہمیں آلِ نبیؐ کا گھر سجانا اچھا لگتا ہے

تمہاری یاد بھی کچھ کم نہیں آقاؐ عبادت سے
تمہاری یاد میں آنسو بہانا اچھا لگتا ہے

وہ ننھے ننھے بچوں کا مدرسوں کی فضاؤں میں
کلام پاک پڑھ پڑھ کر سنانا اچھا لگتا ہے

اجازت ہو تو آقا ہم تمہارے در پہ رہ جائیں
تمہارے در کا ہمکو آب و دانا اچھا لگتا ہے

زمینوں میں مدینے کی زمیں ہے مدح کے قابل
گھرانوں میں محمدؐ کا گھرانا اچھا لگتا ہے

دنوں کو دھوپ چھنتی ہے تو شب میں چاندنی نخجی
ردائے مصطفیٰ کا شامیانہ اچھا لگتا ہے

○

محمد مصطفیٰؐ کی دیکھ کر صورت مدینے میں
بنا بیٹھا ہوں میں آئینۂ حیرت مدینے میں

معطر ہو گئیں گلیاں معطر ہو گئے رستے
کچھ ایسی جسمِ احمدؐ کی اڑی نکہت مدینے میں

کہیں رحمت کے جلوے ہیں کہیں جنت کے نظارے
خدا کی جا بجا دیکھا کیے قدرت مدینے میں

کوئی اے چاند تیری چاندنی کی سمت کیا دیکھے
جمالِ مصطفیٰؐ کی دیکھ کر طلعت مدینے میں

سکوں سے سو رہا ہوں گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں میں
کوئی دیکھے مری جاگی ہوئی قسمت مدینے میں

نبیؐ کے قلبِ نازک پر اتارا حق نے قرآں کی
کسی سورۃ کو مکے میں کوئی سورت مدینے میں

بجا ہے اپنی اپنی قسمتوں پر فخر اے رضواں
تری جنت فلک پر ہے مری جنت مدینے میں

یہ تھا تبلیغِ سرکارِ رسالت کا اثر نجمیؔ
ادب سے نور کا کلمہ پڑھی ظلمت مدینے میں

○

جو پہلا نور تھا اور آخری پیمبر تھا
وہ کوئی اور نہیں آمنہ کا دلبر تھا

سراپا خلق تھا رحمت تھا نور داور تھا
فضیلتوں میں وہ کل انبیا سے برتر تھا

کفالتیں کیا کرتا تھا سارے دریا کی
وہ اپنی ذات سے اخلاق کا سمندر تھا

ذرا سی دیر کو گیسو اڑے تھے شانوں پر
ذرا سی دیر میں سارا جہاں معطر تھا

سجی تھی بزمِ نبیؐ سیرتی ستاروں سے
کوئی بلالؓ تھا ان میں کوئی ابوذرؓ تھا

ستارے کی آنکھیں بھی ڈھونڈھتی ہیں اسے
ہزار چاند سے وہ ایک چاند بہتر تھا

میں اپنی چشمِ بصیرت سے دیکھ آیا ہوں
ترے مدینے میں فردوس کا بھی منظر تھا

حسینؑ منّی کہا تھا جسے پیمبرؐ نے
ہر ایک رخ سے وہ آئینہ پیمبر تھا

ٹھہر گئی تھی ترے رخ پہ جب نظر میری
وہ ایک لمحہ نمازِ حرم سے بہتر تھا

نبیؐ کے سایۂ عالی کی بات کیا کہنا
کہ ان کے سایۂ عالی کا نام حیدرؑ تھا

اسی کی پشت پہ غلے کی بوریاں بھی تھیں
وہ بادشاہ جو باندھے شکم پہ پتھر تھا

ترے کرم سے مجھے مل گیا پتہ اپنا
میں اک زمانے سے گم کردۂ مقدر تھا

گھٹا نہ دم کبھی تاریکیوں میں نجمؔی کا
نظر میں اس کی ترا روضۂ منور تھا

○

صحنِ مسجد کے اے گلاب رسولؐ
تیرا ہر سجدہ مستجاب رسولؐ

دیکھ کر تجھ پہ سنگ کی بارش
چشمِ قدرت بھی ہے پرآب رسولؐ

کفر کی بیکراں اماوس میں
تیرا چہرہ ہے ماہتاب رسولؐ

تنگ ہے دامنِ طلب میرا
اور کرم تیرا بے حساب رسولؐ

تیرے محور پہ گشت کرتے ہیں
اک نہیں بارہ ماہتاب رسولؐ

تیری انگلی کے اک اشارے پر
لوٹ آیا ہے آفتاب رسولؐ

لوگ ہنس ہنس کے کہتے ہیں اُمّی
اور تو صاحبِ کتاب رسولؐ

تیرے سر پر ملا ہے سایہ فگن
صاف و شفاف سا سحاب رسولؐ

روز و شب کیوں نہ پھر کرے نجمیؔ
تیری مدحت میں ہے ثواب رسولؐ

○

نورِ حق گر ترے جلووں کا سفر جاری ہے
ہم غلاموں کی بھی نظروں کا سفر جاری ہے

چند ہی گام چلے ہیں سوئے طیبہ لیکن
ایسا لگتا ہے کہ صدیوں کا سفر جاری ہے

علمِ قرآن کو دیتے ہوئے سائنس کا نام
چاند تاروں پہ کمندوں کا سفر جاری ہے

پا برہنہ کبھی خاروں پہ کبھی شعلوں پر
موسمِ عشق کے پھولوں کا سفر جاری ہے

نور پر تہمتیں ظلمت کی لگانے کے لئے
وقت کے سیکڑوں اندھوں کا سفر جاری ہے

لوگ اسلام کو سینوں میں جگہ دینے لگے
تیرے پاکیزہ اصولوں کا سفر جاری ہے

روز بہتا ہے غریبوں کا لہو گیتی پر
دل پہ لگتے ہوئے زخموں کا سفر جاری ہے

ان شہیدوں کو نہ مردہ کہو یہ زندہ ہیں
جسم قبروں میں ہیں روحوں کا سفر جاری ہے

روضۂ شہؑ پہ زیارت کے لئے آتے ہیں
آسمانوں سے فرشتوں کا سفر جاری ہے

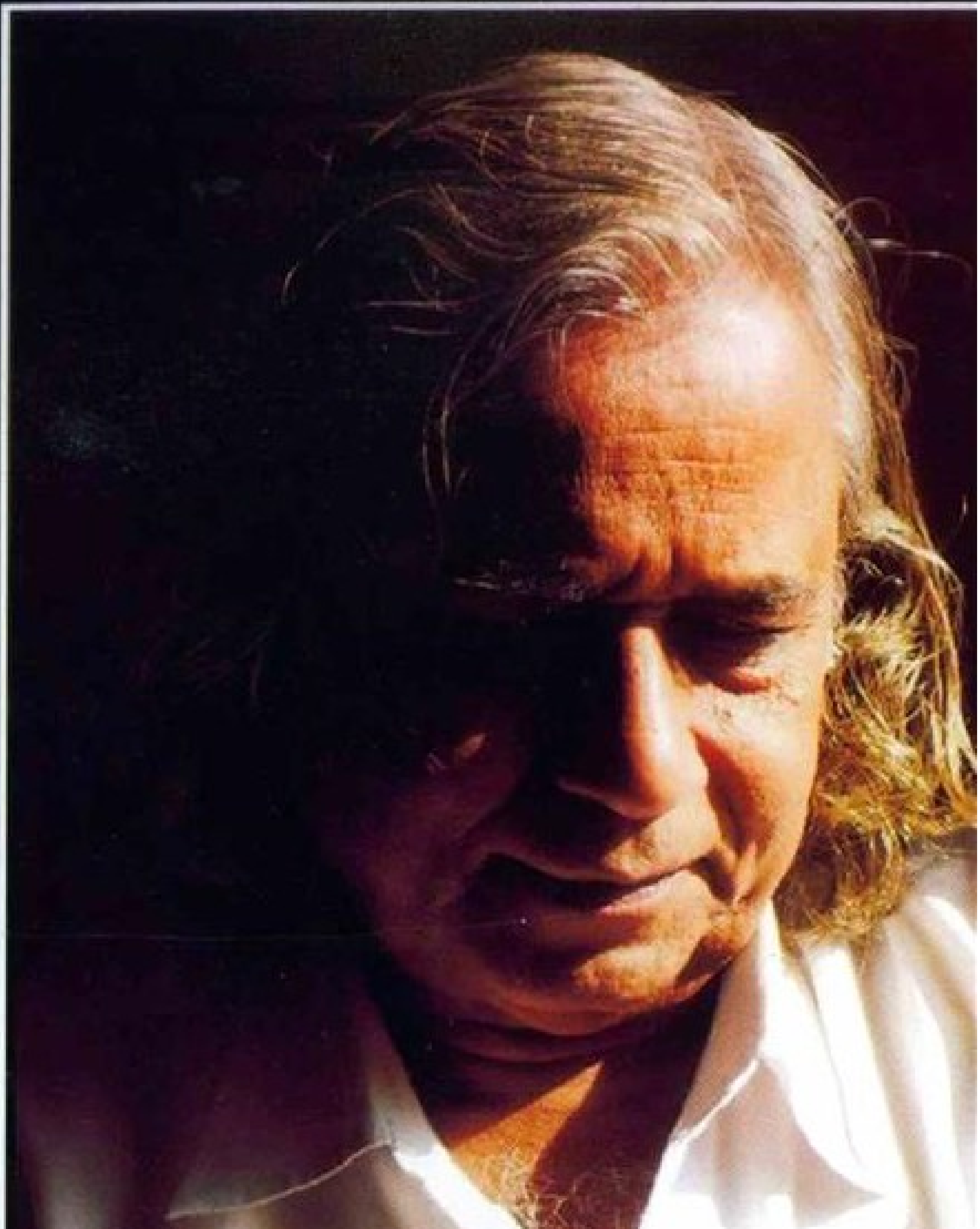
آئے گا مہدیؑ موعود بھی اک دن نجمیؔ
مرسلؐ حق کے سفیروں کا سفر جاری ہے

میں اشفاق نجمیؔ میاں کو ہندوستان بھر میں ہونے والی مولا کی محفلوں کے ذریعے سے جانتا ہوں۔ وہ کامٹی، ناگپور کی ادبی سرزمیں سے تعلق رکھتے ہیں اور محفلوں میں بڑی سرگرمیوں کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔ انھیں مدحیہ قطعات کہنے میں خاص ملکہ حاصل ہے۔ نعت و منقبت کا رنگ بھی عمدہ اور نہایت شگفتہ ہے۔ مجھے یہ بات کہنے یا لکھنے میں ذرا بھی تکلف نہیں کہ وہ ایک خوش فکر شاعر ہی نہیں بلکہ ایک بلند پایہ ناظم بھی ہیں۔ میری دعا ہے کہ وہ ترقیوں کی اور بھی منزلیں طے کریں۔

آفتابِ نظامت
ایڈوکیٹ خورشید غازی پوری
۱۶؍ اکتوبر ۱۹۹۳ء

اشفاق نجمیؔ کی آئندہ تصنیفات

- وادیٔ نجف
- محبوب کا سفر
- تطہیرِ فکر
- آبشارِ اشک



احمدؐ لکھوں سراج لکھوں مصطفیٰؐ لکھوں
محبوبِ انبیاء کہ حبیبِ خدا لکھوں
اے شہرِ علم علم کی خیرات دے مجھے
ملتے نہیں ہیں لفظ تری نعت کیا لکھوں